السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محافل قراءت میں قاری صاحبان تلاوت کرتے ہیں تو سامعین حضرات اونچی آواز سے اللہ اللہ کہہ کر قاری صاحب کو داد دیتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روسے اس کی کیا حیثیت ہے اور کہاں تک گنجائش ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قاری کی تلاوت کے دوران اللہ، اللہ کہہ کر داد دینے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں بلکہ یہ عمل نص قرآنی

(وَإِذا قُرِئَ القُرءانُ فَاستَمِعوا لَهُ وَأَنصِتوا لَعَلَّكُم تُرحَمونَ) (الاعراف: ۲۰۴

اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' کے خلاف ہے۔ حق بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو معانی ومفاہیم سے ناواقفی کی بنا پر الفاظِ قرآن سے دراصل لذت وسرور حاصل ہی نہیں ہوتا بلکہ ان کی لطف اندوزی محض قاری کی نغمہ سرائی پر موقوف ہے اور وہ اس کی حسین وجمیل آواز پر مرمٹنے والے ہیں۔ اگرچہ تحسین صوت بھی مطلوب امر ہے۔''

لیکن امام مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''قرآنی حروف کو ان کی حدود سے متجاوز کرنا حرام ہے''۔ پھر عامۃ الناس کی دلچسپی کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی سادہ آواز میں قرآن پڑھتا ہے تو سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ نفرت کا اظہار کرتے ہیں جبکہ قرآن میں مؤمنوں کے اوصاف یوں بیان ہوئے ہیں: (إِنَّمَا المُؤمِنونَ الَّذينَ إِذا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَت قُلوبُهُم وَإِذا تُلِيَت عَلَيهِم ءايـٰتُهُ زادَتهُم إيمـٰنًا) (الانفال: ۲

''مومن تو وہ ہیں، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔''

نیز فرمایا:

(تَقشَعِرُّ مِنهُ جُلودُ الَّذينَ يَخشَونَ رَبَّهُم ثُمَّ تَلينُ جُلودُهُم وَقُلوبُهُم إِلىٰ ذِكرِ اللَّهِ ذٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهدى بِهِ مَن يَشاءُ وَمَن يُضلِلِ اللَّهُ فَما لَهُ مِن هادٍ) (الزمر: ۲۳

''جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہوکر) اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کرے، اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔''

پھر صحیح حدیث میں ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے قرآن کی تلاوت کی۔

"فَالتَفَتُّ إِلَيهِ، فَإِذَا عَينَاهُ تَذرِفَانِ" (متفق علیہ) "صحیح البخاری، بَابُ قَولِ المُقرِئِ لِلقَارِئِ حَسبُكَ، رقم: ۵۰۵۰'

''ناگہانی میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ قرآنی تاثیر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے اثرات انسان کے دل و دماغ پر ظاہر ہوں نہ کہ اللہ اللہ، کمان کمان، یا استاذ ہیہ ہیہ کہہ کر خانہ پری کی جائے، اس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ السنن والبتدعات: صفحہ ۲۱۹ ۲۲۰

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 460

محدث فتویٰ